تحریر : ڈاکٹر سید مبین اختر

اخباری مضمون

خودکشی کی کوشش بار بار کرتی ہے

(سچی کہانی فرضی نام کے ساتھ)

میمونہ کی گذشتہ 4ماہ سے طبیعت خراب تھی ۔اس نے بتایا کہ میرا سر بھاری رہتا ہے،نیند نہیں آتی ،ایک لڑکی ہے جس کا نام سنیتا ہے ،اس کی آوازیں آتی ہیں وہ مجھ سے باتیں کرتی ہے۔

اس کے والد نے بتایا گذشتہ چند ماہ سے اس کا رویہ بہت بگڑ گیا ہے،نیند نہیں آتی ، بے چین رہتی ہے،کھانا وغیرہ بھی نہیں کھاتی اور غصہ تو اتنا آتا ہے کہ جس کی حد نہیں، جو چیز سامنے پڑی ہو اٹھا کر پھینک دیتی ہے،کوئی قیمتی چیز بھی یہ توڑ دے اسے پروا نہیں ہوتی،گھر کی چیزوں کا نقصان تو الگ یہ خود کو بھی نقصان پہنچانے میں کم نہیں،کوئی روکے تو مار پیٹ کرتی ہے،خودکشی کی کوشش کر چکی ہے،ایک ماہ قبل اس نے خود کو چھری مار کر ختم کرنا چاہا تھا اور دوسری بار کل ہی مچھر مار دوا پی لی تھی ۔پولیس کیس بنتا اس لئے ہم اس کو ہسپتال نہیں لے کر گئے لیکن الٹیاں آنے سے زہریلی دوا معدے سے نکل گئی اور اس کی جان بچ گئی، کئی ڈاکٹروں کو دکھایا ،روحانی علاج بھی کروایا اس کی طبیعت میں فرق نہیں پڑ رہا۔

میمونہ کی پھوپی نے بتایا کہ ایک سال پہلے بھی اس نے زہر کھالیا تھا، اس وقت ہم لوگ اس کو فوری طور پر ہسپتال لے گئے تھے ایک دن داخل رہی اس کے بعد ہمیں خیال نہیں آیا کہ یہ پھر کسی طرح خود کو نقصان پہنچا لے گی ۔مزید معلومات حاصل کرنے پر یہ بات سامنے آئی کہ اس کے ماموں بھی ذہنی مرض کا شکار تھے۔

میمونہ کی عمر صرف پندرہ سال ہے ۔اتنی سی عمر میں یہ لڑکی 3 مرتبہ خود کو ختم کرنے کی کوشش کر چکی تھی ۔اس کی توڑ پھوڑ سے سب گھر والے پریشان تھے۔ پھر بھی یہ خود کو بالکل ٹھیک سمجھتی تھی ۔اسے اپنی بیماری کا احساس نہیں تھا۔ یہ اپنے گھر میں سب بہنوں سے بڑی ہے، اس سے چھوٹی پانچ بہنیں اور بھی ہیں ۔بچپن کے بارے میں معلوم کیا گیا اس نے وقت پر بیٹھنا ،کھڑا ہونا، چلنا اور بولنا شروع کیا، مجموعی طور پر صحت اچھی تھی ، جب چار سال کی ہوئی تو والدین نے اسکول میں داخل کروا دیا۔ پڑھنے میں اچھی ہی رہی نہ بہت زیادہ ذہین اور نہ بالکل کمزور والدین کے ساتھ بھی اس کے روابط ٹھیک ہی رہے ۔بہن بھائیوں سے لڑائی جھگڑا نہیں ہوتا مگر جب سے ذہنی مرض ہوا ہر ایک سے

اختلاف ہونے لگا ہے۔بغیر بات کے بڑی بڑی لڑائیاں اور جھگڑے ہونے لگے،جس کے نتیجے میں وہ اس قدر غصے میں آجاتی کہ اپنی یا دوسروں کی پرواہ نہ ہوتی اس کے باوجود گھر والے اس کو برداشت کرتے رہے۔وہ اس سے چھری یا چاقو چھپانے لگے تو اس نے زہریلی دوا پی لی۔کسی طرح اس کو اپنے رویئے پر قابو نہ تھا۔کبھی بے وجہ کہتی کہ خوشبو آ رہی ہے۔اس کی عجیب وغریب باتوں اور حرکتوں پر یہ لوگ مختلف طرح کے وہم کا شکار ہوگئے کہ شاید کوئی اوپری اثر وغیرہ ہے۔اس لئے مختلف باباؤں کے پاس بھی لے کر پھرے۔

میمونہ کے والد کے دوستوں میں سے ایک نے بتایا کہ وہ اس کا نفسیاتی علاج کروائیں کیونکہ ان کی بہن بھی کو ایسا ہی ذہنی مرض ہوگیا تھا اور ان کا کراچی نفسیاتی ہسپتال میں علاج ہوا وہ اب ٹھیک ہیں۔اس طرح یہ لوگ بھی نفسیاتی علاج کروانے پر راغب ہوئے۔

میمونہ شدید ذہنی مرض مالیخولیا (Schizophrenia) کا شکار تھی۔اس کے ماموں بھی ذہنی مرض کا شکار رہ چکے تھے۔اگر کسی کے والدین یا قریبی رشتوں میں سے کسی کو یہ مرض ہوتا ہے تو پھر اس کے ہونے کے امکانات کئی گناہ بڑھ جاتے ہیں اسی طرح اگر کسی کا دور کا عزیز شدید ذہنی مرض کا شکار ہوگا تو اس مرض کا امکان اس حد تک نہ ہوگا جس حد تک والدین کو مالیخولیا (Schizophrenia) ہونے کی صورت میں ہوسکتا ہے لیکن دوسرے افراد کے مقابلے میں ان لوگوں کے اس مرض میں مبتلا ہونے کا امکان زیادہ ہوگا۔

اس شدید بیماری کا شکار مریض کا بروقت علاج کروالیا جائے تو بہتری بھی جلدی آجاتی ہے لیکن افسوس اس وقت ہوتا ہے جب لوگ ذہنی امراض میں مبتلا افراد کو اِدھر اُدھر عاملوں وغیرہ کے پاس لے کر بھٹکتے پھرتے ہیں اور بیماری اپنی شدت پر پہنچ جاتی ہے۔

میمونہ کا نہ صرف ادویات کے ذریعے علاج کیا گیا بلکہ اس کے گھریلو مسائل اور الجھنوں کا بھی جائزہ لیا۔اس نے اپنے مسائل کا بھی ذکر کیا۔اس حوالے سے اہل خانہ سے گفتگو کی گئی اور انہیں احساس دلایا کہ اگر یہ ضد کرے تو اسے بیماری کی علامت سمجھیں، بہنوں کو بھی سمجھایا کہ وہ اس سے لڑنے جھگڑنے سے گریز کریں۔اس مرض کے علاج میں ادویات پابندی سے دینے کی ہدایت کی۔

میمونہ اب بہت بہتر ہے۔

اپنے مسائل اور ذہنی امراض کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھیں:

کراچی نفسیاتی ہسپتال، ناظم آباد نمبر 3، کراچی